نوحہ

وصیِ مصطفیؐ کا کُل کے مولاؑ کا جنازہ ہے
عمامہ جس کا خوں میں بھر گیا اُس کا جنازہ ہے
یہ حیدرؑ کا جنازہ ہے

جنازے سے لپٹ کر بیٹیاں بے حال ہوتی ہیں
تڑپ کر زینبؑ و کلثومؑ کا رونا بتاتا ہے
یہ حیدرؑ کا جنازہ ہے

قیامت ڈھا رہی ہے آج تک انیسویں رمضاں
جو اب ہر سال ہی اکیسویں رمضاں کو اٹھتا ہے
یہ حیدرؑ کا جنازہ ہے

اٹھاتے ہیں نہ جانے کس طرح بابا کی میت کو
غموں کی راہ پر یہ سرورؑ و شبرؑ کا نوحہ ہے
یہ حیدرؑ کا جنازہ ہے

علیؑ کا خونِ ناحق کہہ رہا ہے داستاں غم کی
جو برپا ہے زمانے بھر میں وہ ماتم یہ کہتا ہے
یہ حیدرؑ کا جنازہ ہے

یہی غُل ہے یتیموں کا سہارا اُٹھ گیا ہائے
یہ ڈوبا غم میں ہر مجبور کا بیکس کا چہرہ ہے
یہ حیدرؑ کا جنازہ ہے

جلوسوں میں اٹھاتے ہیں جو ہم تابوت حیدرؑ کا
ہماری آنکھ سے پھر اشکِ غم یہ کہہ کے بہتا ہے
یہ حیدرؑ کا جنازہ ہے

ہے تربت فاطمہ زہراؑ کی ہائے سوگ میں ڈوبی
زمیں پر عرش پر نوحہ یہ سارے انبیا کا ہے
یہ حیدرؑ کا جنازہ ہے

کسے معلوم ہے کیا دکھ ملا ہے سوگواروں کو
کسی کو کیا خبر کس دل سے یہ اظہارؔ لکھتا ہے
یہ حیدرؑ کا جنازہ ہے

شاعرِ اہلِ بیتؑ علی اظہارؔ